اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر ۵۲ — مطبوعہ ۲۶ ڈسمبر ۱۸۸۹ء بروز پنجشنبہ — جلد ۱۷

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ معہ محصولڈاک + عہ
رو دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی نام پر فی کاپی + عہ
رر ایک شخص کے نام ۷ کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مُفت دیجائیگی - ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی +

ایڈیٹوریل

بفرض محال اگر یہوداہ اسکریوطی کی صورت مسیح کی صورت سے بدل گئی لیکن اُسکا دل و روح غیر مبدّل رہا تو اِس لاحل عُقدہ کا کشود کار کیونکر ممکن ہی جیسا کہ یوحنّا لکھتا ہو کہ جو نہیں (یسوع نے) اُنسے کہا کہ تم کسے ڈھونڈتے ہووے بولے یسوع ناصری کو یسوع نے جوابدیا میں نے تمہیں کہا ہو کہ "میں ہوں" تب شمعون پطرس نے تلوار جو اُس پاس تھی کھینچی اور سردار کاہن کے نوکر پر چلائی اور اُسکا دہنا کان اُڑادیا اور اُس نوکر کا نام ملخس تھا تب یسوع نے پطرس کو کہا کہ اپنی تلوار میان میں کر کیا وہ پیالہ جو باپ نے مجھے دیا نہ پیوں۔ اور لوقا لکھتا ہو کہ یسوع نے ملخس کے کان کو چھوکر اُسکو چنگا کیا - کیا تبدیل صورت کے ساتھ اسقدر طاقت معجزہ نمائی و رحم گستری بھی اُسکو یسوع کی مانند حاصل ہوگئی ہو خداوند ایسے بیہودہ خیالات سے محفوظ رکھے - پھر مُبدّل یہوداہ پطرس کا ہاتھ کیوں روکتا۔ بلکہ اپنی طرفداری میں ایسا بہادرانہ حملہ کرنیوالے کی اور زیادہ تائید کرتا - اور کیونکر ایک نابکار شخص کی زبان سے یہہ کلمات صادر ہوتے "کیا وہ پیالہ جو باپ نے مجھے دیا ہی نہ پیوں" بلکہ اِس حالت میں مبتلا ہوکر تو وہ خدا کے نام پر کفر بکتا نہ کہ اُسکو اپنا باپ کہتا - کاش اہل اسلام اِس شبہ وہم کے ورطۂ مُہلک سے نکل کر ساحل نجات پر آویں اور یسعیاہ نبی کے ساتھ ہمکلام ہوکر اقرار کریں کہ وہ (مسیح) ہمارے گناہوں کے سبب گھایل کیا گیا اور ہماری بدکاریوں کے باعث کُچلا گیا - ہماری ہی سلامتی کے لئے اُسپر سیاست ہوئی تاکہ اُسکے مار کھانے سے ہم چنگے ہوں - یسعیاہ ۵۳ : ۵

جیسا زمینی آدم اوّل کا قدرت خالق سے پیدا ہونا معلومہ نیچرل قوانین کے برخلاف ایک معجزہ تھا جو صرف الہامی تواریخی بیان سے معلوم ہو سکتا ہو ویسا ہی آسمانی آدم ثانی کا ظہور جو پہلے معجزہ سے بدرجہا بڑھکر معجزہ ہی ایک حقیقی تواریخی ماجرا ہی جنکی مثال آدم سے تا ایندم دُنیا کی قدیم و جدید تاریخ میں ایک بھی نہیں پا سکتے تو بھی یے دونوں ماجرے ایسے مسلم الثبوت ہیں جنپر دُنیا کے بڑے بڑے عالموں حکیموں اور دینداروں نے کامل یقین رکھا اور بعجز و ادب اُنکے وقوع معجزانہ کو تسلیم کیا ہی - لیکن ساتھ ہی اِسکے ایسے لوگ بھی ہر زمانہ میں پائے گئے ہیں جنہوں نے محض گرداب عقل میں پڑکر اِن دونوں ماجروں کی نسبت اپنے ناقص اور پریشان خیالات خلاف الہام ظاہر کرکے نہایت درجہ تک خود بھی ڈانواں ڈول رہے اور اَوروں بعضوں کو بداعتقاد کر دیا ہی - چنانچہ زمانہ حال میں سیّد احمد بالقابہ نے اپنی تفسیر قرآن میں مسیح کی معجزانہ پیدایش کے خلاف اُسکو ایک معمولی طریق بیان کرنے میں اپنے انسانی نیچر کے خیالات ظاہر کئے جنکو دیندار محمّدی علمائے ناظرین نے ہرگز تسلیم نہیں کیا اور نہ کبھی (اگر سب محمّدی نیچری نہ ہو جائیں) تسلیم کرینگے - حقیقت کو جھٹلانا بڑا مشکل اور نادانی کا کام ہی کیونکہ مسیح کی دُنیا میں پیدایش ایک سمت اور سا لکھے کے بات اور تواریخی حقیقت و ماجرا ہی جس کا انکار کرنا علم تواریخ کے جاننے والوں کے نزدیک محض حماقت ہی - بھلا ہندوستان کے نیچریوں اور دیانندیوں کو مسیح کے وجود کا دخواہ اعجازی

دیا معمولی) اقرار تو ہی۔ مگر یورپ میں بعض ملحدوں نے ایسے کسی شخص کے دُنیا میں کبھی موجود ہونے ہی کا قطعی انکار کیا ہو۔ اور مسیحی دین کو ایک اصلاح دادہ دہی انگلوسکسن کے آباو اجداد کی معتقدہ آفتابی کہانی قیاس کیا ہو جیسا کہ "پل تواریخ" کے پڑھنے والوں کو معلوم ہوگا۔ کہ کیونکر رابرٹ ٹیلر نے لنڈن کے مشہور ہال روٹنڈا اور شہر کی دیگر عام جگہوں میں ۱۸۲۴ء سے لیکر ۱۸۳۱ء تک اسی خیال کی تعلیم دی اور اُسکے دلایل اور ثبوت میں ڈائجیسٹ تصنیف کرکے ہزاروں کو گمراہ کر دیا۔ مگر حقیقت پھر وہی حقیقت ہو کہ مسیح نجات دہندہ آدم دُنیا میں پیدا ہوا۔ گو کہ ہم پچیس تاریخ دسمبر کو جیسا کہ علی العموم مسیحیوں میں مسیح کا روز ولادت مانا جاتا ہی ٹھیک وہی تاریخ ٹھیرانے میں معذور ہیں تاہم اس خوشی کی شکرگذاری و یادگار میں ایک دن پاکیزہ خوشی کے کاموں کے لئے ملنے کے برخلاف نہیں ہیں کہ ضرور ایک ایسا دن تھا جسمیں آفتاب صداقت طالع ہوا۔ بیشک افراط و تفریط جو بطور رسمیات مذہبی دین میں داخل ہو کر اُسکی سادگی کو اکثر بگاڑنے والی ہیں ہم اُنکے روادار نہیں اور اُنکی باتوں کو اسیقدر مسیحی دین میں بدعتی جانتے ہیں جیسا کہ کرشن کی پیدایش کی یادگار میں جو ہندوں میں اور محمد عربی کی مولود کی یادگار مجلسوں میں مسلمانوں میں کیجاتی ہیں اور دیانندی ہندو و غیر مقلدین مسلمان اُنہیں بدعت سمجھتے ہیں اور بس ان آیات پر غور کرکے ہم خوش اور شکرگذار ہیں۔ جو مسیح کی شب پیدایش کو فرشتوں کے منہ سے گڈریوں نے سُنیں کہ مت ڈرو کیونکہ دیکھو میں تمہیں بڑی خوشی کی خبر دیتا ہوں جو سب لوگوں کے واسطے ہوگی کہ آج داؤد کے شہر میں تمہارے لئے نجات دینے والا پیدا ہوا جو مسیح خداوند ہو۔ لوقا ۲-۱۰ و ۱۱-

غور طلب

ہم سب کو مسیح کی مسند عدالت کے آگے حاضر ہونا ضرور ہو تاکہ ہر ایک جو کچھ اُسنے بدن سے کیا ہو کیا بھلا کیا بُرا اُسکے موافق پاوے ۲- قرنتیوں ۵ باب ۱۰ آیت-

پل تواریخ

سلسلہ کے لئے دیکھو نور افشاں نمبر ۱۵

تم کہوگے کیا! مُعاف کر دیا؟ کیونکر ایک فانی آدمی ایک شخص کو ایسی سنجیدہ قسم سے جو اُسنے اپنے خالق کے نام سے اپنے ہزار دل ہمجنسوں کی مجلس کے سامنے کھائی ہو معاف کر سکتا ہی؟ عزیز دوستو اگر میں تمہیں اُس بات کا جو تواریخ سے معلوم ہوتی یقین کراؤں تو برہم نہ ہو کہ اُسوقت میں بہت لوگ معتقد تھے کہ پوپ روحانی امورات میں بھی خدائے قادر مطلق کی مانند اختیار رکھتا ہی! بلیر میں کارڈینل جو روم کے اکثر کارڈینل لوگوں میں بڑا شمار کیا جاتا یوں کہتا ہی کہ "اگر پوپ کسی شخص کو گناہ کرنیکا حکم دے تو وہ فعل اُسکے حُکم سے ایک عمل پاک بن جاتا ہی۔

لیکن انگریزوں کو پوپ اور عہد شکن جان بادشاہ کی کیا پروا تھی۔ بیرن لوگوں نے ٹاور آف لنڈن پر قبضہ کرکے پوپ اور بادشاہ جان کے خلاف علم مبارزت بلند کیا۔ اسپر جان بادشاہ نے نہائت غصّہ اور کف بہ لب ہو کر انتقام لینے کی قسم کھائی اور پوپ سے زبردست مدد مانگنے کی درخواست کی تو پوپ صاحب نے فوراً انگلستان کے نام پر اخراج کلیسیا کا حکم صادر فرمایا جسمیں اُن سبھوں کے لئے جو مگنا چارٹا سے دست بردار نہ ہوں اور بادشاہ کو اُسکے دل خواہ ظلم و جفا کے طریقہ پر نہ چلنے دیں نہائت خوفناک لعنتیں لکھی ہوئی تھیں کہ یہ لعنتیں اُنپر بیٹھے اور کھڑے ہوتے لیٹتے اور چلتے سوتے اور جاگتے اس دنیا میں اور آخرت میں پڑینگی اور اُنہیں اتھاہ غار میں قرح اور داتن وابرام اور یہوداہ اسکریوطی اور سب سے اشد گنہگاروں کے ساتھ دھکیل دینگے۔ پوپ نے یہہ حکم نامہ پُر از لعنت کینٹربری کے آرچ بشپ اور کارڈینل سٹیفن لنگٹن کے پاس بھیجکر حکم دیا کہ اسکو معہ اپنے تمام منک اور پریسٹ لوگوں کے جنکے ہاتھ میں ایک ایک بتی روشن ہو کیتھڈرل* میں پڑھیں۔ اور ان لعنتوں کو پڑھ چکیں اُسوقت ہر ایک منک اور پریسٹ [illegible] کو زمین پر پٹک دے اور اُسے پاؤں سے مل ڈالے [illegible] لعنتی تاریکی کی جو انگلستان میں طاری ہوگی ایک علامت [illegible] کیونکہ اگر آرچ بشپ پوپ کے حسب الحکم اس بُل† کو پڑھ [illegible] انگلستان کی کل قلمرو میں ایسی مایوسی چھا جاتی کہ نہ کوئی لاش مدفون ہوتی اور نہ کسی گرجا کا گھنٹا بجتا نہ مذہبی عبادت کیجاتی اور نہ عقد شادی یا رسم عشائے ربانی عمل میں آتی اور گویا تمام ملک پر موت کا ایک بیحد و انداز کفن لٹکا دیا جاتا۔ لیکن پوپ کا مدعا نہ بر آیا اسلئے کہ سٹیفن لنگٹن نسل انگلشیہ سے تھا اور اُسنے اس اخراج کلیسیا کے بُل کو نہ پڑھنا چاہا کیونکہ وہ انگلشیہ آزادی کا خواہاں تھا اور پوپ اور بادشاہ کا مقابلہ کیا لیکن افسوس کہ یہہ عجیب آدمی اس جرم میں جلاوطن کیا گیا اور ظالم جان بادشاہ کے مرنے تک انگلستان میں نہ آسکا لینگٹن کی یادگاری ایک ذکر عظیم ہو۔ اُسکا مزار کینٹربری میں ہر کوئی دیکھ کر ایک ایسے بہادر انگریز کو دلی شکرگذاری سے یاد کر سکتا ہو۔

مُواسات

سلسلہ کے لئے دیکھو نور افشاں نمبر ۴۷ ۱۸۹۹ء

جناب ایڈیٹر صاحب تسلیم-

سوامی دیانند صاحب کے چوتھے اعتراض کا جواب ارسال خدمت ہی مہربانی فرماکر درج اخبار فرماویں۔

ستیارتھ پرکاش صفحہ ۴۹۲ میں سوامی صاحب انجیل متی باب ۴- آیت ۲۳ و ۲۴ و ۲۵- اقتباس کرکے یوں تحریر فرماتے ہیں کہ جیسے آجکل پوپ لیلا نکالنے منتر پڑھنے اسیر باد جسمی کی چٹکی دینے سے بھوتوں کو نکالنا روگو نکو

---

* آرچ بشپ کا گرجا۔

† پوپ کے فرمان کا نام ہی۔

چھوڑنا اچھا ہو تو وہ انجیل کی باتیں بھی سچی ہوں جھوٹے نکلیں کو پھینک دینگے یہہ باتیں ہیں۔ جب عیسائی عیسیٰ کی باتوں کو مانتے ہیں تو اُن دیوی بھوت کی باتوں کو کیوں نہیں مانتے کیونکہ کیونکہ یہہ بھی اُنکی مانند ہیں۔ ہم جواب دیتے ہیں کہ سوامی دیانند نے ایسی ہی باتیں کہہ کے اور کچھ ٹوٹی پھوٹی سنسکرت سیکھکر ہندوؤں کو جو کہ زود اعتقاد مشہور ہیں اپنا پیرو بنا لیا جنکی زود اعتقادی کا یہہ حال ہے کہ جب بدھ جی نے یہہ تعلیم دی کہ وید دنکی متضاد و غلط اور اُنمیں پرمیشور کی نشانیاں پائی نہیں جاتیں تو تمام ہندوؤں نے ویدمت کو ترک کرکے بدھ جی کی پیروی کی پھر اب سوامی صاحب کے کہنے پر کہ وید سب سے قدیم اور الہام سے ہیں یقین کرکے اُنہیں کے پیچھے ہو لئے۔ لیکن ہم پوچھتے ہیں کہ کیا کسی شایستہ قوم یورپ و امریکہ نے بھی وید یا سوامی صاحب کی پیروی کی۔ نہیں۔ کیونکہ وہ ہندوؤں کیطرح زود اعتقاد نہیں ہیں ✣

ناظرین ملاحظہ فرمائیں کہ اعتراض مذکورہ بالا سے سوامی صاحب کی بے علمی اور بےخبری ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ اگر وہ اُن شخصوں کی تصنیفات سے جو مسیحی دین کے مخالف تھے واقف ہوتے تو ایسا فضول اعتراض کبھی نہ کرتے۔ مثلاً سلسس ایک بے دین مخالف اپنی تصنیفات میں یوں تحریر کرتا ہے کہ درحقیقت مسیح نے مُردوں کو زندہ کیا اندھوں کو آنکھیں دیں کوڑھیوں کو پاک صاف کیا اور طرح طرح کے عجیب کام کئے اگرچہ وہ بوجہ مخالفت اُنکو جادو یا نظربندی کی حیلہ بازیاں بتاتا ہے۔ ایک عالم مسیحی آرجن نامی تحریر کرتا ہے کہ جب سلسس مسیح کے معجزوں کا انکار نہ کرسکا تو اُنکو جادو سے کئے جانا یا نظربندی کی حیلہ بازیاں بتاتا ہے۔ لیکن تو بھی وہ اُن کے وقوع میں آنیکا اقرار کرتا ہے ویسے ہی جولین بھی مسیح کے معجزوں کا اقرار کرکے بسبب مخالفت سلسس کیطرح بیان کرتا ہے۔ اور پھر یہودی لوگ جو مسیح کے جانی دشمن تھے مسیح کے معجزوں کے حقیقی ہونیکے قایل ہیں چنانچہ اُنکی کتاب طالمود میں لکھا ہے کہ مسیح مُردوں کو زندہ کرنے اور اندھوں کو بینائی دینے اور دیوؤنکو نکالنے کی قدرت رکھتا تھا۔ پھر ایک یہودی نے مسیح کے پاس آکر کہا کہ کوئی یہہ معجزے جو تو دکھاتا ہے جبتک خدا اُسکے ساتھ نہو دکھا نہیں سکتا۔ یوحنا ۳ باب ۲ آیت۔ پھر دیوؤں کے سردار کی مدد سے دیوؤنکو نکالتا ہے۔ لوقا ۱۱-۱۶۔ پھر مسیح کے شاگردوں نے اُسکے معجزوں کو حقیقی جانکر اُنکی سچائی کے لئے اپنی جان دیدی۔ فرض کرو کہ ایک کام چند اشخاص کے سامنے وقوع میں آوے جسمیں اُنکا فریب کھانا غیرممکن ہو اور حاکم وقت اُنکو اپنے حضور طلب کرکے یہہ تہدید کرے کہ تم اس عجیب کام میں یا تو فریب ہونیکا اقرار کرو ورنہ جان سے مارے جاؤگے۔ اگر ہم آوارہ ہوکر اُسمیں فریب ہونیکا انکار کریں تو کیا کوئی آدمی یقین کریگا کہ یہہ کام حقیقت میں وقوع میں نہیں آیا پھر اُنکو صرف خوف ہی نہیں بلکہ حقیقت میں اُنہوں نے اُس عجیب کام کی سچائی پر اپنے خون سے مہر کردے پس مجھے قوی یقین ہے کہ دنیا میں ایسا کوئی آدمی نہیں جو اُنپر اعتبار نکرے۔ سوائے اُس شخص کے جو سچائی کو پسند نہیں کرتا۔ پھر مسیح کی پیدایش سے سیکڑوں برس پیشتر خداوند نے یسعیاہ نبی کی معرفت جتلایا کہ مسیح سے عجیب کام وقوع میں آوینگے جیسا کہ مرقوم ہے۔ خداوند کی روح مجھپر ہے کہ خداوند نے مجھے مسح کیا تاکہ مصیبت زدوں کو خوشخبریاں دوں۔ اُسنے مجھے بھیجا کہ ٹوٹے دلوں کو درست کروں اور قیدیوں کے لئے چھوٹنے اور بندوں کے لئے قید سے نکلنے کی منادی کروں اور خداوند کے سال مقبول کا اور ہمارے خدا کے انتقام کے روز کا اشتہار دوں اور اُن سب کو جو غمزدہ ہیں تسلی بخشوں کہ صیحون کے غمزدوں کے لئے ٹھکانا کردوں اور اُنکو راکھ کے بدلے پگڑی اور نوحہ کے بدلے خوشی کا روغن اور اُداسی کے لئے ستایش کا خلعت بخشوں تاکہ وے صداقت کے درخت اور خداوند کی لگائے ہوئے پودے کہلاویں اور اُسکا جلال ظاہر کریں

باب ۶۱۔ آیت ۱ و ۲ و ۳۔ لیکن سوامی صاحب مسیح کے معجزوں کو جو قوی دلیلوں سے ثابت ہیں کن سے تشبیہ دیتے ہیں پوپ لیلا نکالنے منتر پھونکتے بھسم کی چٹکی دینے۔ بھلا صاحب کہیں دکھلا تو دیویں کہ مسیح نے کسی بیمار پر منتر پھونکا یا بھسم کی چٹکی دی۔ نہیں صاحب مسیح تو باآواز بلند پکار کر اختیار والوں کی مانند کہتا تھا کہ میں کہتا ہوں کہ تو پاک صاف ہو۔ یا اپنا ہاتھ بڑھا۔ یا ای لڑکی اُٹھ۔ یا ای لعزر قبر سے نکل آ۔ اب ناظرین ملاحظہ فرماویں کہ ان دونوں میں سے بھیڑ پہچاننے کیلئے سوامی صاحب کو ہی مقرر کرنا چاہئے۔ اب ہم پوچھتے ہیں کہ سوامی صاحب جو فرماتے ہیں کہ عیسائی لوگ جو عیسیٰ کی باتیں مانتے ہیں تو یہاں کی دیوی بھوت کی باتیں کیوں نہیں مانتے کیا یہاں کی دیوی بھوت کی باتیں یعنی معجزے ایسے قوی دلیلوں سے ثابت ہیں جیسے کہ مسیح کے؟ کوئی آریہ صاحب خاصکر پنڈت لیکھرام جی ہمیں اس بات کا جواب دیویں ✣ باقی آئندہ

راقم

بوٹا سنگھ ہیڈ۔ ا ز آر۔ پی۔ مشن رڑکی۔

الہامی کلام

سلسلہ کے لئے دیکھو نورافشاں نمبر ۱۵ ۱۸۸۹ء

خداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں سے یوں وعدہ کیا کہ تسلی دینے والا جو روح القدس ہے جسے باپ میرے نام سے بھیجیگا وہی تمہیں سب چیزیں سکھلاویگا۔ اور سب باتیں جو کچھ میں نے تمہیں کہیں تمہیں یاد دلاویگا۔ پس معلوم ہوتا ہے کہ وعدہ ہوا کہ روح القدس مسیح کے احوال و احکام کے صحیح لکھنے میں اُنکو مدد دیگا۔ اور ہم کیا دیکھتے ہیں کہ عین وقت پر روح القدس نے اُنہیں صاحب الہام کیا۔ چنانچہ وہ بھی اپنے ملہم ہونیکا دعویٰ کرتے ہیں۔ دیکھو متی ۳:۲ خدا نے اُنکو یعنی خبر دی اُنکو اپنی روح کے وسیلے ہمپر ظاہر کیا۔ اور ۱۔ قرنتی ۲: ۸ یہہ چیزیں ہم انسان کی حکمت کی سکھائی ہوئی باتوں سے نہیں بلکہ روح القدس کی سکھائی ہوئی باتوں سے۔ غرض روحانی چیزوں کو روحانی باتوں سے ملا کر بیان کرتے ہیں ✣

جاننا چاہئے کہ خدا کے کلام کے مطابق الہام سے بعض

لوگوں پر روح القدس کی وہ تاثیر مراد ہی جسکے سبب سے وہ خدا کی مرضی لوگوں پر ظاہر کرنیکے وقت ہر طرح کی غلطی سے محفوظ ہے۔ پر الہام انسان کو اِس غرض سے نہیں ہوا کہ اُس سے علم و ہنر حاصل یا الہامی کتاب میں تحریر کی لطافت اور فصاحت کا نمونہ ہو۔ جیسا کہ بعض اشخاص کی دانست میں یہہ ہی باتیں الہامی ہونیکے گویا اثبات ہیں۔ بلکہ انسان کو نجات کی کامل راہ ظاہر کرنیکے واسطے دیا گیا۔ بائبل کے الہام تواریخ و تعلیم سے صرف یہہ ہی غرض ہی کہ نجات کا بندوبست انسان پر کُھل جائے اور بنی آدم کو رہائی پانیکا ایک حقیقی طریقہ معلوم ہو۔ اور یہہ اُسکے الہامی ہونیکا ثبوت ہی۔ کیونکہ اسکی تعلیم اخلاق یا ہُنر یا کسی علم کے خلاف نہیں اور نہ اسمیں ایسی کوئی تعلیم ہی جو جھوٹ ہو یا انسان کی نیکی یا بہتری کے برعکس ہو۔ یا خلقت اور عقل کے خلاف ہو۔ جیسا کہ روئے زمین کی کل الہامی دعویٰ کی ہوئی کتابوں کا حال ہی۔ بلکہ وہ ہر ایک حقیقی بات کو قوّت دیتی ہی اور اسمیں اکثر وہ بھاری حقیقتیں ظاہر کی جاتی ہیں جنکو عقل کی روشنی سے انسان ہرگز دریافت ہی نہیں کر سکتا ✤

کتاب مقدّس میں کئی ایک اور لفظ بھی ملتے ہیں۔ مثلاً کشف یا مکاشفہ۔ مگر الہام میں اور اِن میں تفاوت ہی۔ کیونکہ کشف کی غرض صرف خدا کا کسی کو کسی امر کی خبر دینا ہی۔ پر الہام کی غرض خدا کا کسی شخص کو جو تقریری یا تحریری طور پر کسیطرح کی خبر دے رہا ہی غلطی سے محفوظ رکھنا ہی۔ پس یہہ ہی وجہ ہی جو انسانی طبیعت کی تصنیفات میں نہیں پائی جاتی کہ جیسا کسی کا حال چال تھا ٹھیک ویسا ہی تحریر میں آیا۔ مُلہم شخص کو روح القدس نے کسی امر میں کمی و بیشی کا موقع نہ دیا۔ مثلاً ابرام۔ نوح۔ لوط۔ دینہ۔ روبن۔ داؤد و شمعون پطرس وغیرہ وغیرہ کے عیوب و نقص و گناہ کا صاف صاف ذکر ہی (جنپر معترض اکثر جوش و خروش کے ساتھ اعتراض کرتے ہیں) اور کسلئے ؟ صرف اسلئے کہ صاف ظاہر ہو کہ کوئی جو بشر ہی معصوم یا گناہ سے پاک نہیں۔ اور نہ بنی آدم کی نجات کے لئے رہبر یا ہادی ہو سکتا ہی۔ اور تا کہ ظاہر ہو کہ بنی آدم کی صرف دو تقسیم ہو سکتی ہیں۔ (۱) گناہگار بنی آدم جو دنیا کے سردار شیطان کے پیرو ہوکر دوزخ کی راہ پر ہیں کیونکہ الہامی کتاب کے عیسیٰ نجات دہندہ سے غافل یا ضد اور مخالفت دیدہ و دانستہ کرتے ہیں۔ (۲) گناہگار دیندار بنی آدم جنہوں نے الہامی کتاب کے ذریعہ نجات کی راہ پاکر نجات دہندہ مسیح کا دامن پکڑا اور اُسکی راست بازی کا جامہ پہنا ہی۔ وے اگرچہ کمزور تاہم خدا کے پیارے ہیں لیکن اُنہیں سے کوئی ایک دوسرے کا شافی کسی صورت سے نہیں۔ اُنکا شافی باپ اور اُستاد صرف اُنکا عمانوایل خداوند ہی۔ مذکورہ بالا الہام کی تعریف کے بموجب کرہ زمین کی کسی الہامی کتاب کا آسمان سے ایک جلد میں نازل ہونیکا خیال یا آیت بہ آیت اُترنیکا دعویٰ تسلیم کرنیکے لائق نہیں ٹھہرتا ہی ✤

شاید کوئی سوال کریگا کہ اِس زمانہ میں الہام کیوں نہیں ہوتا ؟ تو جواب اسکا یہہ ہوگا کہ جس مقصد کیواسطے الہامی کتاب بھیجی جاتی ہی یعنی کامل طریقہ لوگوں کو نجات کا بتلانا سو وہ مطلب عہد جدید کی آخری کتاب مکاشفات پر پورا ہوا۔ تاہم اگر خدا کو کوئی نوشتہ بنی آدم پر بھیجنا منظور ہو تو وہ بھیجیگا ✤

جاننا چاہئے کہ موسیٰ سے پہلے کوئی الہامی کتاب گو [illegible] طبیعت اور دینی و روحانی تعلیم کے لئے موجود نہ تھی تو بھی اُن میں جیسا کہ پیدایش کی کتاب سے معلوم ہوتا ہی۔ کہ بزرگوں کو خدا مُلہم کرتا تھا۔ اسطرح کا الہام تقریری الہام کہلاتا ہی جسکے وسیلے سے وے ایک خدا خالق و مالک اور سب چیزوں کے سنبھالنے والے پر ایمان رکھتے تھے اور دُعا۔ قربانی۔ نذر۔ دہیکی۔ ختنہ۔ وغیرہ سے خدا کی خدمت اور بندگی کرتے تھے اور جانتے تھے کہ وہ حاضر و ناظر۔ مہربان۔ عادل سچا اور زندہ خدا ہی اور گناہ سے نفرت کرتا اور نا تائب کو سزا دیتا ہی ✤

باقی آئندہ۔ راقم

پادری دھرمداس پوران ماسٹر پرسبٹیرین کلیسا لودیانہ

شیشہ گر کی سنگ اندازی حماقت نہیں تو اور کیا ہی

ہمارے معزز ایڈیٹر سراج الاخبار جہلم ۱۱ نومبر سے ناحق راستی پر پردہ تاریکی چڑھانا شروع کر رہے ہیں جو سراسر غیر ممکن ہی۔ اول تو آپ اُس عیسائی لڑکی کی نسبت لکھتے ہیں کہ اُسکے نواحق اُسکو اپنے گھر لیگئے تھے۔ مگر بعد ازاں کئی ایک عیسائی لاٹھیاں لیکر ملزموں کے گھر آئے نہ معلوم پولیس نے نوٹس لیا ہی یا نہیں۔ پھر آپ یہہ بھی فرماتے ہیں کہ عیسائیوں نے مداخلت بیجا میں اُسکے وارثوں کو رکھا۔ علاوہ اسکے آپ مشن سکولوں کی تعلیم بھی ناواجب پکار اُٹھے۔ اگرچہ مناسب نہ تھا کہ ایسے بیانات کی تردید میں وقت ضائع کریں۔ تاہم اِسلئے کہ ناظرین باتمکین حق و باطل کو بآسانی جانچ سکیں۔ یہہ لکھنا مناسب معلوم ہوتا ہی۔ کہ در حالیکہ اُس نومریدہ کے بھائی بہن اُسکو جبر گھر لیگئے تو اسمیں کونسی تقصیر عیسائیوں سے سرزد ہوئی۔ مگر چونکہ ملزمان سے حرکت بیجا وقوع میں آئی۔ تو ملزموں کی سزایابی بجا ٹھہرتی ہی۔ اگر حقیقتاً عیسائیوں کی لاٹھیاں ہمارے معزز مولوی فقیر محمد ایڈیٹر اخبار مذکور بخوبی معلوم کر چکے ہیں۔ تو پولیس کے نوٹس نہ لینے سے اُنکو متوحش ہونا چاہئے آپ ہی نوٹس لے لیا ہوتا۔ لیکن آپ کیونکر لے سکتے تھے۔ حالانکہ وہی لڑکی جناب اقدس کے گھر حبس بیجا میں رہی ہی۔ جو پیچھے معلوم ہوا۔ اگر ایسی ناواجب حرکت کا نوٹس لیا جاوے تو عین انصاف ہی۔ چونکہ آپکے گھر کی بھی کچھ فوقیت نہ رہی۔ تو اِس حال میں آپکا تاسف واجب ہی کیونکہ جب آپکا لکا گھر ہار گیا تو آپنے ملازم مطبع کے گھر کو امن گاہ سمجھکر اُس حق پرست کو بند کیا گیا۔ چونکہ ہمارے بیچارے مولوی صاحب نے بہت کوشش کی ہی۔ اسلئے ہم بھی پولیس کو ایسے امور قبیح پہ متوجہ کرتے ہیں۔ بہتر تو یوں ہی۔ کہ ہمارے

ایسے سفر ایڈیٹر ایسی کوششوں سے باز آویں تا نہ ہو کہ بلاۃ لینے کے دینے پڑیں ✦

دیانند سرستی کی کتاب ستیارتھ پرکاش ہی کہ ستیہ پٹ ارتھ پرکاش

سوال مندرجہ بالا کا جواب بہت مشکل نہیں ہی جو کوئی اول سے آخر تک بغور اُنکی کتاب کو پڑھے اور غور کرے تو صاف معلوم ہو جائیگا کہ ستیارتھ پرکاش نہیں ہی بلکہ ستیہ پٹ ارتھ پرکاش ہی کتاب مذکور کے ۱۴ سمولاس ہیں۔ یقین ہی کہ ہر ایک سمولاس اور اسکا مطلب بیان کیا جاوے تو اسکا ثبوت بخوبی ہو گا کہ وہ ستیہ پٹ ارتھ ہی۔ چنانچہ پہلے سمولاس میں ۲ صفحہ سے ۲۴ تک ایشور کے نام کا بیان لکھا ہی وہ لکھتے ہیں کہ اندر۔ برون آگ۔ پانی۔ برہما۔ تپش۔ حرکت۔ زمین۔ آسمان آفتاب مہتاب۔ یہہ نام پرمیشور کے ہیں اُنکا مطلب یوں بیان کیا ہی کہ ہوا بہت طاقت ور ہی یہہ بھی نام پرمیشور کا ہی آفتاب روشن ہی یہہ بھی نام پرمیشور کا ہی جو ہوا و یو سب کو ہلاک کرتا ہی یہہ بھی نام پرمیشور کا ہی۔ ہر ایک کی صفتیں بیان کرکے اور لفظوں کی جڑ تحقیق کے طور پر نکالکر سب نام پرمیشور کے کر دیئے ہیں اسطرح کی تکلیف آپنے اسواسطے کی کہ جو دیوتاوں کے نام رہیں تو سرشٹی پرست ہو جاویں۔ لہذا تاویلات اور جھوٹی اور بیہودگی کے مطلب بتائے ہیں لہذا ہمارا یہہ کہنا کہ وہ ستیہ پٹ ارتھ پرکاش ہی واجب ہی اگر ضرورت ہو تو اور بھی دیہاتی لوگوں کو دیانندی پنتھ والے دھوکا دیسکتے ہیں اور دیویں تو تعجب نہیں جیسے کہ کھیتر پال۔ اور بھیروں جی۔ ماتا جی۔ گنیش جی۔ کبیر جی۔ گورکھ جی نانک جی۔ دیانند جی وغیرہ یہہ بھی نام پرمیشور کے تھے اسطرح کہ کھیتر پال کھیت کی حفاظت کرتا ہی یہہ بھی نام پرمیشور کا ہی بھیروں جی ڈر کی صورت یہہ بھی نام پرمیشور کا ہی ماتا جی پیدا کرتی ہیں یہہ بھی نام پرمیشور کا ہی گنیش جی لمبودر جی جنکا شکم دراز ہی اور ہولناک یعنی براٹ روپ ہی یہہ بھی نام پرمیشور کے ہیں۔ گورکھ جی یعنی گاؤں کی حفاظت کرتا ہی یہہ نام بھی پرمیشور کا ہی کبیر جو بڑا ہی دیانند جو دیا کا آنند ہی یہہ بھی نام پرمیشور کا ہی رام جی جو سب میں رم رہا ہی یہہ بھی نام پرمیشور کا ہی ✦

علاوہ اسکے یہہ ارتھ ایسا ہی کہ جیسے زمانہ حال میں اودیپور کے رانا صاحب کا نام فتح سنگھ ہی۔ اور جودھپور کے راجہ صاحب کا نام جسونت سنگھ ہی وہاں کی رعیت خاصکر چارن بھاٹ غلام انکو ایشور پرمیشور کہکے بولتے ہیں بہت برسوں کے بعد اگر لوگ پوجنا شروع کردیں اور دیانند کے پنتھ والوں کو ضرورت ہو تو یہہ ارتھ کرسکتے ہیں کہ فتح سنگھ جگت کو فتح کرتا ہی جسونت سنگھ جگت پر جس یعنی احسان کرتا ہی یہہ بھی نام پرمیشور کا ہی۔ اگرچہ لوگ کتنا ہی کچھ اُنسے کہیں مگر یہہ لوگ جو دیانندی پنتھ میں گھس گئے ہیں ہرگز نہیں قبول کرینگے بلکہ وہی مرغی کی ایک ٹانگ والا معاملہ ہی دیانند کی کتاب ستیارتھ ہرگز نہیں ہی نہ تو ہندو شاستری وید پڑھے ہوؤں نے جو خود دیانند کے اُستاد تھے اُسکے ارتھ کو منظور کیا نہ دوسرے عالموں نے جو زبان سنسکرت اور وید کے بڑے واقف کار ہیں ایسے ارتھ کو ستیارتھ کہا۔ لہذا ہم اُسکو ستیہ پٹ ارتھ کہتے ہیں اور کچھ نہیں ✦

راقم۔ م۔ خ۔ راجپوتانہ۔

منقولات

آدمیوں کا دان

مکتی فوج والوں نے ہر سال ایک ہفتہ خاص طور سے قربانی کے لئے رکھا ہی۔ اس ہفتہ میں جسکو وہ سیلف ڈینایل ویک کہتے ہیں۔ اُنکے آدمی کیا چھوٹے کیا بڑے حسب قابلیت کچھ نہ کچھ اپنے آرام اور روزمرہ کے اخراجات سے نکالکر مشن کی مدد کے لئے دیتے ہیں۔ اور اَور لوگوں سے بھی مانگ کر دیتے ہیں۔ چنانچہ اس طریق سے اس سال علاوہ ہزاروں روپیہ نقد کے اس ہفتہ میں انگلینڈ سے بیس آدمیوں نے صرف کچھ روپیہ سے مدد نہیں کی بلکہ اپنی کُل زندگیاں مشن کے کام میں خرچ کرنیکے لئے دان دیں۔ اور کل اشخاص اب انڈیا میں آکر مکتی فوج کے افسروں کے ماتحت کام کرتے ہیں۔ ہمارے مُلک کے پہلے راجاؤں میں یہہ رواج ضرور تھا کہ وہ اپنے لئے خوبصورت رانیوں کا ضرور دان کرتے تھے کہ آئندہ جنم میں اُنہیں ویسی ہی خوبصورت عورت ملے۔ لیکن اَوروں کے اودھار کے لئے کس نے اپنے تئیں یا کسی اپنے رشتہ دار کو دان کیا ہی؟ ✦ دھرم پرچارک

لاہور

۱۷ تاریخ ماہ حال کو ہز ہائینس راجہ صاحب بہادر والئی فریدکوٹ کا مقدمہ برخلاف مالک و ایڈیٹر اخبار دہلی پنچ و پولیٹیکل سپاہی کے عدالت فوجداری میں پیش ہوا۔ مگر اس روز کچھ کارروائی نہیں ہوئی صرف مستغیث الیہ کیطرف سے عدالت سے اس امر کی استدعا کی گئی کہ چونکہ مستغاث الیہ اپنے ڈیفنس کے لئے تیار نہیں ہی لہذا اسکو کچھ مہلت دیجاوے اسپر بڑی ردّوکد کے بعد عدالت نے ایک روز کی مُہلت دی یعنی ۱۸۔ تاریخ واسطے سماعت مقدمہ کے مقرر کی۔ اس روز خلقت کا بڑا ہجوم تھا ہز ہائینس راجہ صاحب بہادر کیطرف سے مسٹر راٹیگن اور مسٹر ہیگنز حاضر تھے۔ اور مستغیث الیہ کیطرف سے مسٹر سینیر و بابو کالی پرسنو رائے و مولوی فضل الدین وکیل تھے۔ مستغاث الیہ کے وکلا مسٹر سینیر صاحب و بابو کالی پرسنو رائے صاحب نے ایک فصاحت آمیز سپیچ میں بیان کیا کہ ملزم قابل رحم ہی اسپر رحم کیا جاوے۔ مگر مسٹر راٹیگن صاحب نے ہز ہائینس راجہ صاحب بہادر کیطرف سے ایستادہ ہوکر بیان کیا کہ یہہ وقت

رحم کا نہیں ہے۔ الغرض ملزم پر فرد قرارداد جرم بموجب دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند لگایا گیا اور حکم سنانے کے لئے ۲۲ ماہ حال مقرر کیگئی + کوہ نور

کیا مسٹر براڈلا ہندوستان کے دوست ہیں

ہمنے اس مضمون کو بانر آف ایشیا مطبوعہ ۵ دسمبر ۱۸۸۹ء نمبر ۴۲ سے ترجمہ کیا ہے۔ اس میں صرف تبدیلی ان مستقبل سے حال کی جیسا کہ (مسٹر بریڈلا ہندوستان میں آئے ہیں) اسلئے کی ہے کہ جسوقت ہمارا اخبار ناظرین کی خدمت میں پہنچیگا مسٹر موصوف اجلاس کانگریس میں رونق افروز ہونگے + ایڈیٹر

ایک آرٹیکل بعنوان بالا پونا کے اخبار سباہری ۲۶ نومبر میں جو انگریزی و مرہٹی میں شائع ہوتا ہے مندرج ہوا ہے جس سے ہندوستانی پریس کے اعلیٰ خیالات کا اندازہ ہوسکتا ہے +

ایسے یورپین اشخاص جو ہندوؤں کو یہہ یقین دلاتے ہیں خوشامد کرنے کہ انہیں غیر ملکیوں سے تعلیم حاصل کرنیکی چنداں ضرورت نہیں اور ہندوستانیوں کے قصوروں اور کمتیوں سے چشم پوشی کرتے اور انکے خیالات میں انہیں خوش کرتے اور انکی آفرین و مرحبا کی طمع رکھتے اور چکنی چپڑی باتیں کہتے ہیں ہندوستان کے بے غرض اور بہترین دوست نہیں ہیں۔ وے لوگ جو خالص اور حقیقی مصلح ہیں اصلاح طلب اقوام کی تعریف کے خواہاں نہیں ہوتے اور جبتک کہ وے دنیا سے گذر نہ جائیں انکے کام کی قدرشناسی نہیں ہوتی ہے۔ اس لئے ہم اپنے تعلیم یافتہ اشخاص سے التماس کرنا چاہتے ہیں کہ وے اصلی و نقلی دوستوں میں امتیاز کرنا سیکھیں +

ہماری سوشل عمارت خلاف اصول پر مبنی ہے اور اگر وے بیشمار سوشل برائیاں جنکے باعث اقوام ہند کم قدری اور تنزل میں ہیں جڑ سے نہ اُکھاڑ پھینکی جائیں اور ہندو سوسائٹی کی عمارت راستی و انصاف کے فراخ و روشن اصول پر قائم نہ کیجائے ہم کوئی مستقل اور مضبوط تبدیلی ہندوستان کی حالت میں پیدا نہیں کرسکتے۔ کوئی مقدار پولیٹکل تربیت اور کوئی شمار پولیٹکل ایسوسی ایشن کا اس ملک کی قسمت میں ہرگز ایک ذرہ تبدیلی کا پیدا نہیں کرسکیگا۔ ہم چاہیں جسقدر کوشش کریں لیکن انکا نتیجہ ناکامیابی ہوگا جبتک ایک لوتھر اور ایک میلنگٹن جنکا یوروپ اپنی پولیٹکل آزادی اور اعلیٰ تعلیم کے لئے مقروض ہے۔ نمایشگاہ ہند میں ظاہر نہوں تبتک ہندوستان میں ہرگز پٹ۔ کیوز۔ بسمارک گلیڈسٹون۔ سالسبری ہرگز پیدا نہ ہونگے۔ اگر ان تاریک ترین داغوں کے دور کرنیکے مقصد کی ضرورت سے ہم انداز کر جن سے کسی قوم کی شائستگی بگڑی ہوئی ہے کوشش نہ کیجائیں تو پولیٹکل تحریکیں بالکل بے وقت و مطلق نکمی ہیں +

گوئیتھ جو ایک جرمنی فلاسفر تھا اسنے واقعی خوب کہا ہے کہ "ایمان کے سمت سرسبزی کے سمت ہیں اور بے ایمانی کے سمت خواہ کیسے ہی رونق دار ہوں جملہ دائمی خوبیوں سے بے ثمر ہیں" بزرگ کارلیل نے اگرچہ مذہبی سرگرم شخص نہ تھا خوب کہا ہے کہ "انسان کی نسبت اسکا مذہب ایک خاص حقیقت ہے۔ ہم کسی آدمی یا قوم کی بابت اولاً یہہ ہی دریافت کرتے ہیں کہ انکا مذہب کیا تھا...... میں کہتا ہوں کہ انکی بابت انکا مذہب ہی ایک بڑی حقیقت تھا" اگر مذہب جسکو ملٹن اپولو کے بربط کی مانند خوش آہنگ اور آبحیات کی مانند شیریں بیان کرتا ہے کسی آدمی یا قوم کی بابت ایک خاص حقیقت ہے تو نیشنل کانگریس کا اجلاس بمبئی میں [illegible] جنکے ملحدانہ خیالات شہرۂ آفاق اور سوشل مورل اور مذہبی اصول کے بربادی کنندہ ہیں عزت کرنے میں ایک کوتاہ نظر اور خطرناک طریق بنا بیٹھی ہے نیشنل کانگرس

کی تحریک میں ہمدردی کرنیوالے اشخاص پولیٹکل اصلاح کی بیحد و فضول سرگرمی میں مطلق اندھے ہوگئے ہیں اور یہ نتیجہ اسکے وے نہیں دیکھ سکتے کہ انجام کیا ہوگا۔ جو کچھ کہ ہندوستانی اور انگلو ورنیکلر اخبارات میں شائع ہوا ہے اس سے یہہ ظاہر ہے کہ ان اخبارات کے مہتمم بادہ سرور میں بالکل سرشار ہوگئے ہیں کیونکہ مسٹر براڈلا ہندوستان میں آئے ہیں۔ موجودہ حالتیں نہایت قابل غم ہیں اگر الحاد عوام میں پھیلیگا تو علی العموم غیر محفوظیت اور اندرونی ناخوشی جو معمولاً بگڑی اخلاقی حالت کے بضرورت ہمرکاب ہیں ملک میں سیلاب برپا کرینگی جیسا کہ فرانس کی تواریخ بافراط ثابت کرتی ہے۔ پولیٹکل آزادی بغیر مذہب کی مفید قیود کے خطرناک ہے اور اسکو آزادی کہنا باطل ہے۔ امریکہ کی عظیم جمہوری سلطنت کے بانی و موجد واشنگٹن نے ضابطہ یونیٹڈ اسٹیٹس کی بنیاد مسیحی مذہب پر قائم کی کیونکہ وہ بخوبی جانتا تھا کہ مذہب کی تسلی بغیر کوئی قوم پولیٹکل طور سے عظمت و خوشی حاصل نہیں کرسکتی ہے +

ایشری پرشاد کا اظہار۔ عرصہ قریب ۱۵ برس کا ہوا کہ اس سے پیشتر میں عیسائی دین کی خوبیوں سے واقف نہ تھا۔ گو کہ میں ہندو دھرم کے مطابق پوجا پاٹ اشنان و دھیان کرتا کیونکہ نجات پانیکی دل میں خواہش تھی اور اسی لئے میں پراگ کو پیدل گیا کہ تربینی میں اشنان کروں اور متھرا اور بندرابن تو بار بار گیا کہ کرشن جی کا درشن کروں اور یہہ سب کرتا رہا مگر نجات سے پھر بھی محروم ہی تھا + پھر ارادہ کیا کہ کاشی جی میں جاکے خوب بیاکرن اور وید شاستر پڑھکے نجات پاؤں کا سو قریب جانے ہی پر تھا کہ ایک کتاب رام پرکشا میرے ہاتھ لگی لیکن اسکو دیکھ کر دل خوش نہ ہوا۔ بلکہ عیسائیوں کو برا سمجھا کہ یے لوگ بھرشٹ ہیں جو رام چندر جی کی نندا کرتے ہیں۔ اور پھر ایک کتاب دھرم تلا ملی جسکو دیکھ کو معلوم کیا کہ یہہ جو پوجا پاٹ

میں کرتا ہوں سب بیفائدہ کیونکہ اِس کتاب میں سچا درشن لکھا ہی- اور پھر ایک کتاب ست مت نروپن ملی جسکو دیکھ کر معلوم کیا کہ نجات وید شاستر سے بھی نہیں ہوسکتی تب تو بڑا بیچین ہوا کہ اب نجات پانیکے لئے کیا کروں- اِس عرصہ میں پادری انتون وت سے ملاقات ہوئی چونکہ میں اُسوقت قصبہ بلی کے قریب موضع نائی میں رہتا تھا سو اُس بھائی نے مجھکو بہت سی باتیں مسیحی دین کی نسبت سمجھائیں کہ مسیح پرمیشور کا اوتار ہی اور وہ نجات دینے والا ہی مگر مجھکو تسلی نہ ہوئی- پھر اُنکے ذریعہ سے پادری آرہاسکنس صاحب سے ملاقات ہوئی- صاحب موصوف نے بڑی دلسوزی سے نجات کی باتیں بتلائیں اور رفتہ رفتہ بیسیوں کتابیں عیسائی مذہب کی میرے ہاتھ میں آگئیں اُنکو دیکھکر اور بھی بیچین ہوا دو دفعہ عیسائی میلہ میں گیا اِسلئے کہ دیکھوں کہ آیا عیسائی لوگ جیسا کہ اِن کتابوں میں لکھا ہی عمل کرتے ہیں یا نہیں تو میں نے بخوبی عمل پایا- تب تو پادری صاحب سے پوچھا کہ کہ میں عیسائی ہونیکو کیا کروں کیونکہ عیسائی ہونے میں ڈر لگتا ہی صاحب نے کہا کہ تم ڈرو مت مسیح تمکو تسلی دیگا- اِسی پس و پیش میں تین سال تک رہا مگر کچھ تسلی نہ پائی- آخرکار بڑی دلیری سے مرادآباد میں بپتسما پا ہی لیا- یہہ خیال کرکے کہ جو کچھ ہو سو ہو مگر نجات پاؤں- اب خدا کا شکر کرتا ہوں کہ اُسنے تسلی دی اور نجات بھی بخشی- اب اَی میرے عزیز بھائیو جو نجات کے متلاشی ہو مسیح پر ایمان لاؤ اور وہ تمکو ضرور تسلی دیگا اور نجات بخشیگا- میری تھوڑی سی سرگذشت کو یقینی سمجھو اور میری تجربہ کاری کو سچ جانو کیونکہ اُسنے مجھکو نجات بخشی ہی- اگر تم دل میں ارادہ رکھو مگر شروع نہ کرو تو محروم رہوگے اگر نیک کام کرنا چاہتے ہو تو نیک کام شروع کرو اور اگر بہشت میں جانا چاہتے ہو تو بہشت کیطرف چلنا شروع کرو خداوند یسوع مسیح راہ اور حق اور زندگی ہی +

از کوکب ہند

مختلف واقعات

اکثر اشخاص اسبات کو سُنکر مستفید ہونگے کہ نوجوان بیوہ سندرا جسنے سعہ غریب جھمنیا کے راو حاکش کے غار کو چھوڑ دیا اپنی روشن مسیحی زندگی سے اپنے دوستوں کو نہایت خوشی کا باعث ہورہی- وہ اب اُس نجات کے پیغام کو جس سے اُسکو ایسی بڑی خوشی حاصل ہوئی دوسروں تک پہنچانے میں سرگرم ہی- بوجہ جھمنیا کی بخوبی واقفیت کے سُندرا یقین کرتی ہی کہ جھمنیا پھر بھی اپنے آتشی امتحان و اذیت کی بھٹی سے فتحمندانہ نکلے گی- بس ابرہام کو بھی یہہ ہی یقین ہی- اگر ایسا ہو تو گویا یہہ امر ایک مُردوں میں سے جی اُٹھنے کا ماجرا ہوگا- آنریبل اے- آر- اسکوبل نے جو اُن چھ شخصوں میں سے ہیں جنہوں نے گورنمنٹ آف انڈیا کیطرف سے اُس مشہور مراسلہ پر دستخط کئے تھے جو لارڈ کراس کو جھمنیا کے اوپر اُس سرکاری ظلم کو راست ٹھہرانیکی نسبت بھیجا گیا تھا بمبئی کی ایک میٹنگ میں جو حیوانات پر ظلم کی مسدودی کے لئے فراہم ہوئی تھی چند روز گذرے صورت دکھلائی! نیم سرکاری لوکل اخبار لکھتا ہی کہ جونہیں آنریبل مسٹر اسکوبل ہال میں داخل ہوئے حاضرین نے نعرہ خوشی بلند کیا" اور آرگن میں یہہ بجایا گیا کہ" دیکھو فتحمند بہادر آتا ہی" اکوئی پڑھنے والا جو اِس حیوانات کے دوست اور مستورات کے دشمن کی مردانہ بہادری سے ناواقف ہو اُس پمفلٹ کے مفید مطالعہ سے تعلیم حاصل کریگا- جسکا عنوان "انگریزی حکومت میں ہولناک جُرم" ہی +

نیمچ میں ایک وزری سی مسری لعل رہتا تھا- ایک روز اپنا معمولی کام کرتے کرتے اِس جہانِ فانی سے چلتا بنا ۱۲ دسمبر ۱۸۸۹ع کو ایک محمدی شخص کو پھانسی ہوئی- یہہ شخص عرصہ دراز سے مہاراجہ گوالیار کا ملازم تھا- اِسنے ایک جمعدار کو مارا تھا اسپر جیلخانہ ہوا- وہاں اسنے ایک قیدی کو قتل کیا- اسپر دربار گوالیار سے حکم پھانسی کا ہوا حسب الحکم پھانسی بھی ہوئی- ایک بقال پر ۶ روپیہ جرمانہ دو آنہ غبن کی علت میں ہوئے یہہ بقال صاحب محکمہ سائر میں ملازم تھے- اہالیان چنگی ذرہ ہوشیار ہوجاویں +

ہند کی تعلیم نسواں کو فروغ دینے کیلئے چرچ آف اسکاٹلینڈ کی زنانہ سوسائٹی کیطرف سے کئی لیڈیاں ہندوستان میں آئی ہیں

اخبار عام میں بیان کیا گیا کہ ۲۰ برس میں تمام ہند میں ایک مذہب ہوجائیگا +

امریکہ میں جو عالمگیر میلہ ۱۸۹۲ع میں ہوگا اُسمیں بھی ایک مینار فرانس کے مینار سے بہتر وضع کا ہوگا جسکی اونچائی فرانسیسی مینار کی نسبت ڈیوڑھی یعنی ڈیڑھ ہزار فیٹ ہوگی +

جس لمدراز روسی لڑکی کا ذکر چند روز ہوئے ہمنے لکھا تھا اب سُنا گیا کہ وہ لڑکی جانور خانہ انگلستان میں آئی ہوئی ہی- اُسکی عمر بارہ برس کی ہی الیزبتھ نام قد میں ۷ فیٹ ۸ انچہ ہی بُشرہ سے جسقدر عمر ہی اُتنی ہی معلوم ہوتی ہی- دراز قد آدمیوں کے اعضا مضبوط نہیں ہوتے مگر اِس روسی دیونی کے ہاتھ پاؤں موافق قد کے مضبوط ہیں- اُسکی خوراک بھی قد کے موافق ہی- یہہ کسان کی لڑکی ہی دو مہینے میں ایک انچ بڑھتی ہی +

بانر آف ایشیا ناقل ہی کہ ہمارے ایڈیٹران میں سے ایک شخص گورنمنٹ افیون خانہ واقع چور بازار بمبئی میں ہمراہی ڈاکٹر اے- بی ریڈر صاحب جو ایشیا میں ورلڈس کرسچین ٹمپرنس کے ریپریزنٹیٹیو ہیں جسکی پریزیڈنٹ مس ولرڈ باشندہ الونسٹن اِلینوئیس ہیں گیا- اُنکے ہمراہ ایک اور معزز امریکن لیڈی بھی جو ہندوستان میں مقیم ہیں تشریف لے گئیں اِس موقع پر افیون خانہ میں قریب ۲ سو آدمی موجود تھے اور یہہ ماجرا قابل افسوس ہی کہ انمیں دو لڑکے جنکی عمر چار اور چھ برس کی معلوم ہوتی تھی افیون کی مدہوشی میں پڑے ہوئے تھے- ڈاکٹر ریڈر صاحب نے ہوشیاری تمام اُن کی آزمایش کرکے پھیپھڑے وغیرہ کا امتحان کیا کہ وے افیون کا

شکار ہوگئے +

اُگنڈا واقع سنٹرل افریکہ کا موجودہ بادشاہ مُونگا نامی گانجے اور بھنگ کا بڑا پینے والا ہے۔ اُسنے مُقدّس بشپ ہلنگٹن کو قتل کیا اور بہت سے دیسی مسیحیوں کو زندہ آگ میں جلایا۔ اسکا عہد حکومت ظلم اور خونریزی کا دَور ہے اور مسٹر فلکن اپنی کتاب سنٹرل افریکہ میں اُسکو شکّی اور نہائت بے رحم و وحشی بیان کرتے ہیں +

بلند شہر کی عدالت میں ایک شخص نے دوسرے ایک شخص پر مقدمہ دایر کیا۔ پیشی کی تاریخ مقرر ہوئی مدّعی نے فریبًا مدّعا علیہ بنکر پیشی سے دو روز پہلے اقبال دعویٰ داخل کر دیا جسپر مقدمہ فیصل ہوکر داخل دفتر ہوگیا۔ تاریخ پیشی پر اصل مدّعا علیہ حاضر عدالت ہوا اور دن بھر کچہری کی غلام گردش میں اس انتظار میں سرگرداں پھرتا رہا کہ کوئی مجھکو پکارے اور میری کچھ سُنے آخر کو لاچار ہوکر اُسنے اپنے مقدمہ کا حال دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ مقدمہ پیشی سے دو روز پہلے فیصل ہوگیا۔ مدّعا علیہ نے کہا کہ مجھے سب پہچان لیں کہ میں یک چشم ہوں میں نے ہرگز اقبال دعویٰ نہیں کیا۔ اور نہ تصدیق کرایا۔ دیکھئے اب عدالت بلند شہر کس بیدار مغزی سے کام لیتی ہے +

ہندوستانی اخبار لکھتا ہے کہ مسٹر بریڈلا ممبر پارلیمنٹ جو کانگریس کی شراکت کو آنیوالے ہیں بمبئی والے ایسی آؤبھگت کریں جیسی لارڈ رپن کی کی تھی کہ اُنکی آمد پر کارخانے بند رہے تمام شہر میں روشنی ہوئی سبھوں نے گرمجوشی سے استقبال کیا ایسے ہی سب لکھے پڑھے اُنکا استقبال کریں (نور افشاں)۔ چہ خوش میشد کہ راہم زکام شد۔ صاحب لارڈ رپن سے جو ایک امیر اعظم ہیں مسٹر بریڈلا جو نیم ممبر پارلیمنٹ ہیں کی کیا نسبت کہاں راجہ بھوج کہاں گنگا تیلی۔ آپ لوگوں کا بس چلے تو مسٹر بریڈلا کو تخت انگلستان دلا دیں +

جرائم کی دُنیا میں ایک عجیب وغریب واقع ہوا مقام مرداسبت میں ایک لڑکے کو اُسکی اناّنے وابم الحبس کی تمنّا میں ہلاک کر ڈالا۔ کہتے ہیں کہ اس عورت کو قبل ازیں کسی جرم میں سزائے قید ہوگئی تھی پس جیل خانہ اسکی سمجھ میں جائے آسائش معلوم ہوا اس لئے جیل خانہ میں زندگی بسر کرنیکی غرض سے ارتکاب خون کیا۔ اگر یہہ عورت پاگل ثابت نہ ہو تو اس سے ضرور یہہ ثابت ہوگا کہ جیلخانہ کو کنج عافیت بنانا ارتکاب جرائم کی راہ کھولنا ہے +

حیدر آباد کے جیلخانہ میں ایک روہیلے قیدی نے سخت سرکشی کی۔ کسی سپاہی سے مِلکر اُسنے ایک چھ نالی طپنچہ اور قریب ۵۰ وار کے لائق سامان مہیا کیا۔ پہرے والے کو گولی مار کر گرا دیا اور قیدیوں کے کمرے کے دروازے توڑ کر قیدیوں کو باہر کر دیا۔ جیلخانہ کے افسر نے چند ہتھیار بند لوگوں کو لیکر اُس مُفسد اور مفرور قیدیوں کو بندوقوں سے مجروح کرکے گرفتار کیا +

پونا میں جبکہ پرنس وکٹر پہنچے تو ایک سکول کے طلبا نے جلی حرفوں میں یہہ لکھکر "کہ آپ اپنی دادی صاحبہ کو یقین دلائیے کہ ہم لوگ خوش ہیں مگر ہم میں ابھی ۱۹ کروڑ غیر تعلیم یافتہ ہیں" تختہ پر لگایا جسکو دیکھکر شہزادہ صاحب بہت خوش ہوئے۔ اور اُمید ہے کہ یہہ درخواست حضور ملکہ معظمہ کے کانوں تک پہنچا ئیں +

اخبار بلبل ہند مظہر ہے کہ منشی ممتاز علی صاحب نے وزارت بھوپال سے استعفا دیدیا سبب معلوم نہیں +

گوالیار کی کونسل سے گورنمنٹ اس لئے سخت ناراض ہوئی کہ اُسنے رائے سالگرام بہادر پوسٹ ماسٹر جنرل کو پندرہ ہزار روپیہ ایک ہندو مندر آگرہ کے لئے دیئے۔ (نور افشاں) افسوس ہے کہ ہندوستانی رئیس مندروں پر اسقدر صرف کرتے اور رعایا کی بہبود کیطرف توجہ کم +

موضع ابلیا ضلع بلند شہر میں ایک سادھو نے کیمیا گر بنکر ٹھگنا شروع کیا۔ ایک کمبخت عورت نے گانوں کے لوگوں سے مانگ جانچ کر پانسو روپیہ کا زیور نقرئی سونیکا بنجانیکے لئے سادھو کو لادیا جسکو لیکر سادھو صاحب رفو چکر ہوئے +

راجپوتانہ گزٹ ۱۶ دسمبر کا کرسپانڈنٹ مخبر ہے۔ کہ ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ دورہ میں ہیں۔ سنیچر کو مقام اور اتوار کو کوچ کرتے ہیں۔ پیشتر تو اتوار کو چلنا پسند نہیں تھا اب معلوم نہیں یہہ بات کس وجہ سے ہے۔ کاش یورپین حکام اپنے کوچ مقام میں خداوند کے مقدّس دن کی پاسداری کرکے دیسی رؤسا کو عمدہ نمونہ دکھلائیں +

اودھ پنچ کا یہہ لکھنا کہ آجکل پادریوں کی دستدرازیوں کی شکایت جیسا کہ جہلم میں ایک عورت کو عیسائی کرنیمیں ہوئی اکثر مقامات سے سُنی جاتی ہے جسکے نتایج ہندوستان جیسے ذکی الحس ملک میں نہائت تکلیف دہ ہیں پادریوں کو اسپر اسطرح نظر رکھنی چاہئے جیسا خداوند کے دس احکام پر۔ (نور افشاں) پھر شکایت چہ معنے دارد +

انگلستان میں ۳۲۴۷ عورتیں لوہار کا کام کرتی ہیں اور بھاری اَوزار اُٹھاتی ہیں اور چلاتی ہیں۔ اور ۱۳۸۹ عورتیں اُن دوکانوں میں لوہے کا کام کرتیں اور خصوصًا گھوڑے کی نعلیں بناتی ہیں۔ ۱۰۵۹۲ عورتیں کتابوں کی جلدیں بناتیں اور ۲۳۰۲ چھاپے خانوں میں مزدوری دیتی ہیں۔ اس قسم کے کام کے علاوہ اور محکموں میں بھی وے مردوں سے پیچھے نہیں ہیں۔ ۱۲۳۹۵۵ عورتیں معلمہ یعنی مدرسوں میں پڑھاتی ہیں۔ ۲۲۶۰ عورتیں سرکاری دفتروں میں کلرک ہیں۔ ۷۹۱۰ ڈاکٹری کا کام کرتی ہیں ۵۲۴ عورتیں کتابیں لکھتی ہیں اور چھاپتی ہیں ۱۳۰۹ عکسی تصویر کے محکمہ میں ہیں ۱۱۸۰ مصوّر ہیں اور ۱۰۰۱ اُسکام کو سیکھتی ہیں اور ۵۸ عورتیں نقاشی کا کام کرتی ہیں + مخزن

یافا سے یروسلم تک ریل کی سڑک بن رہی ہے۔ فرنچ انجنیر کا خیال ہے کہ (جسکے ماتحت کام ہو رہا ہے) آئندہ اکتوبر تک سڑک تیار ہوجائیگی +

جرمن کے ولیعہد پر جب وہ گرجا کو جاتے تھے کسی بدمعاش نے گولی چلائی مگر خیر گذری کہ گولی نے خطا کی +

انگلستان میں فی سو آدمی ۱۳۔ آدمی لکھنا پڑھنا

نہیں جانتے - روس میں فی سو آدمی ۸۰ آدمی بے پڑھے ہوئے ہیں - ہندوستان میں بے پڑھے ہوئے لوگوں کا شمار اور بھی زیادہ ہی - پس جہاں علم کی روشنی کم ہی وہاں جہالت کسقدر زیادہ راج کرتی ہی +

فرانس کا ایک حکیم ظاہر کرتا ہی کہ جن آلوؤں میں کونپل نکل آتی ہی اُن میں ایک قسم کے زہر کا مادہ ہوتا ہی - جسکو سلینین کہتے ہیں - ایسے آلوؤں کو نہ کھانا چاہئے - بلکہ بونا چاہئے +

لنڈن میں ایک سیاہ فام شخص نے اپنے تئیں ہندوستان کے کسی مہاراجہ کا بیٹا ظاہر کیا - اور بڑی بڑی صحبتوں میں رسائی پیدا کی آخرکار چار ہزار پونڈ کے واجب الادا چھوڑکر غائب ہوگیا +

عالم تصویر ۱۷ دسمبر لکھتا ہی کہ کانگریس کے آئندہ جلسہ میں اس مرتبہ ایک رزولیوشن پاس ہونا چاہئے - کہ تانتیا بھیل کو جو پھانسی دی گئی کانگریس اُسپر حقارت ظاہر کرتی ہی اسلئے کہ اکثر کانگریسین اخبارات اُس کے بہت بڑے ہمدرد تھے +

پٹیالہ اخبار ۱۷ دسمبر مُظہر ہی کہ نیشنل کانگریس کے لئے ہندوستان بھر میں ڈیلیگیٹ منتخب ہو رہے ہیں - اور ہر جگہہ یہہ کوشش کی جاتی ہی کہ سربرآوردہ اہل اسلام ڈیلیگیٹ بنیں مگر اسوقت تک کوئی شخص فرقہ اہل اسلام سے ایسا شریک کانگریس نہیں ہوا جو نامور اور معزز ہو +

پنجاب ڈیوک کناٹ شاید لاہور کو آئینگے مگر ابھی کوئی بات قطعی قرار نہیں پائی ہی +

ٹیمس آف انڈیا تجویز کرتا ہی کہ شاید لیڈی ریے کیلئے ممکن ہو کہ مینا بازار کو اس قابل کریں کہ حسب پروگرام جلسہ میں شریک ہو سکیں جو جلسہ ہنگام مراجعت شہزادہ وکٹر کے بمبئی میں ہوگا - افسوس یہہ ہی کہ ڈیوک اور ڈچز آف کناٹ جنکو مینا بازار میں بہت دلچسپی ہی اور جو اس کے فائدہ کی غرض سے کوشش کرتے ہیں بمبئی سے ۱۲ مارچ کو قبل از مراجعت شہزادہ وکٹر کے روانہ ہو جائینگے - اسی وجہ سے کوئی تبدیلی کی تاریخ ممکن نہیں ہی +

سردار ایوب خان گورنمنٹ سے اجازت طلب کرنیوالے ہیں کہ راولپنڈی میں نہیں بلکہ اسلام آباد و کشمیر میں مقیم ہوں جیسا کہ سردار ہاشم خان کو وہاں رہنے کی اجازت ملی ہی +

ایک بنگالی بابو جو محکمہ آرڈننس راولپنڈی میں ہی - اُسکی نسبت انسپکٹر جنرل کو رپورٹ ہوئی کہ وہ ایک اخبار کا ایڈیٹر ہی اور گورنمنٹ کے خلاف مضامین لکھتا ہی +

رنگون ٹیمس کا بیان ہی کہ تھشون سے صرف برائے نام خراج طلب ہی یعنی سالانہ دو ہاتھیوں کے دانت اور سات تھان ریشم کے دیا کریں +

بنگلور مستان صاحب زمیندار جنپر الزام ہی کہ اُنہوں نے سیّد نصیر الدین ٹون مجسٹریٹ بنگلور کو جوتیاں ماریں دو سال قید شدید اور پانچسو روپیہ جرمانہ یا اور چھ مہینے قید کی سزا ملی اور تین ہزار روپیہ کی ضمانتیں طلب ہوئی ہیں کہ تین سال بعد رہائی کے نیک چلن رہینگے - مستان نے جو مجسٹریٹ پر مقدمہ دائر کیا تھا ابھی اُسکی سماعت نہیں ہوئی +

ہز رائل ہائنس پرنس البرٹ وکٹر ساڑھے سات بجے صبح کے رونق افروز مدراس ہوئے - گورنر کمانڈر انچیف اور اور بڑے بڑے افسر اور راجہ وغیرہ سٹیشن پر موجود تھے اول گورنر صاحب نے ملاقات کی پھر ممبر کونسل پیش ہوئے علاوہ اوروں کے سرمادھوراؤ بھی پیش ہوئے اور میونسپل کمیٹی کیطرف سے ایک ایڈریس پیش کیگئی +

یکم جنوری ۱۸۸۹ء سے ۳۱ اکتوبر تک آٹھ ماہ ہوتے ہیں - اِن آٹھ مہینوں میں ۳۴ کرور ۹۷ لاکھ ۵۸ ہزار ۷۸ پونڈ کا اسباب باہر سے لنڈن میں داخل ہوا - اور بیس کروڑ ۵۰ لاکھ ۲ ہزار ۳ سو ۴۵ پونڈ کا اسباب لنڈن سے باہر گیا - یعنی ۲۵۲ کروڑ روپے کا مال آیا اور ۲۰۱ کروڑ روپے کا مال روانہ ہوا +

لاہور میں حضور گورنر جنرل کی رونق افروزی کے وقت گورنمنٹ ہوس کے دروازے پر دش مارواڑیوں نے عرضی دی - اور اسی غرض سے یہہ شخص جودھپور سے یہاں آئے تھے شکائت یہہ تھی کہ مہاراجہ صاحب جودھپور نے اُنکی زمین ضبط کرلی ہی اور اپنی ریاست سے نکالدیا ہی - حضور لاٹ صاحب نے وہ عرضی رزیڈنٹ جودھپور کے پاس بھیجدی ہی +

پیران ہشتاد سالہ کے لئے جو جوانی کی آرزو کرتے ہیں - یہہ مژدہ مبارک فال ہوگا کہ فلوریڈا میں ایک ایسا چشمہ پانی کا نکلا ہی - جو بوڑھوں کو جوان کردیتا ہی - اور اُس کی تصدیق ایک امریکہ کا اخبار کرتا ہی کہ ایک بوڑھے حبشی نے جسکے بال سفید تھے نظر کمزور تھی - ہاتھہ پاؤں کی طاقت جواب دیچکی تھی - جو اس پانی کا استعمال کیا تو جوان ہٹا کٹا بن گیا - حتّٰی کہ پہچانا تک نہیں جاتا تھا - بیشک اس چشمہ کو آبحیات کہا جائے - اور ہندوستان کے کسی شہر میں اسکا پانی لایا جائے تو یہاں کی رعایا ہاتھوں ہاتھہ قدر کریگی - کیونکہ یہاں کے جوانوں کو بھی باوجود کم عمری ادویات کی ضرورت ہردم رہتی ہی +

بڑی خوشی کی بات ہم سناتے ہیں کہ بابو بسنت کمار نے جو بنگالی قوم سے ہیں - تیرہ سال کی عمر میں انگلینڈ جاکر امتحان سول سروس پاس کیا بیشک یہہ وہ گروہ ہی کہ اس عمر میں بھی ہندوستانی اعلیٰ درجہ کی لیاقت حاصل کرسکتے ہیں اور انہیں قدرتی جوہر موجود ہیں +

مارننگ پوسٹ لکھتا ہی کہ ہندوستان کی نسبت ولائت کے دونوں فرقے لبرل اور کنسرویٹو ایک ہی رہتے ہیں - بقول شخصے جیسے ناگ ناتھہ - ویسے ہی سانپ ناتھہ کسی اور ملک کے صاحب سے بات پر ایک نہ ایک گروہ ان تدبیروں میں کچھہ سرگرمی دکھاجاتا ہی - لیکن ہندوستان وہ بدنصیب ہی کہ ساون ہرے نہ بھادوں سوکھے نہ لبرل ہی اسکے لئے کچھہ کرتے ہیں نہ کنسرویٹو وہ کہتا ہی

کہ فاسٹ صاحب نے ہندوستان کے لئے محنت کی ہتی کہ یہاں تیل نکلتا ہو۔ اور گیہوں اسقدر پیدا ہوتے ہیں۔ روئی کو یوں صاف کرنا چاہئے۔ یہی خیال پیدا ہوئے۔ یہہ نہ ہوا کہ ریاستوں کا کیا حال ہو کابل کو ہندوستان سے کیا تعلق۔ روسیوں کی چالاکی کا انسداد کیونکر ہونا چاہئے۔ واقعی اصلاحیں ہندوستان کی کسطرح ممکن ہیں۔ جب اُنکی یہہ کیفیت ہو تو بریڈلا اور مسٹر کین صاحب کی کیا حقیقت ہم ہندوستان کو سمجھ رکھا ہو کہ اس سے چھینٹ چاقو شیشہ و آلات کی لکڑی کے سوا زیادہ تعلق رکھنا صریح تضیع اوقات ہی +

جو لوگ دریائی سفر کے مشتاق ہیں اُنکو خوش ہونا چاہئے۔ کہ امریکہ والوں نے ایک ایسا گھوڑا بنایا ہو جسمیں تین پہئے ہیں۔ اور دُخانی انجن سے کام دیتا ہو اب مثل گھوڑے کے سطح آب پر یہہ گھوڑا چلتا ہو آسایش کی آسایش پہنچائیگا اور لطف کا لطف دیگا +

شملہ کے والیسرائے محل کی جو چوری ہوئی ہو۔ اُسمیں سے بکوشش پولیس چھہ سو روپیہ کا مال برامد ہوا۔ یہہ بھی غنیمت ہو۔ اب اسی حساب سے رعایا بچاری کی حالت پر حضور والیسرائے کو غور کرلینا چاہئے کہ جب حضور کی چوری میں یہہ نتیجہ ہو تو ہمارے لئے خدا ہی حافظ کا معاملہ ہوتا ہو اور فریب مدعی لکھدیا جانا ہمارے لئے اُلکا سہل ٹکا ہی +

زنجبار میں بردہ فروشی کے جُرم میں کئی سرغناؤں کو سزائے پھانسی دیگئی۔ خوب ہوا۔ ایسی ہی سزاؤں سے عبرت پیدا ہوکر یہہ بلا دُور بھی ہوگی +

لکھنؤ محلہ سعادت گنج میں ایک نئی سبھا بنام آنندی منشی جیالال ہیڈ ماسٹر کی کوشش سے قائم ہوئی ہو جسمیں علاوہ رؤسائے گنج اور بہت سے لوگ شریک ہیں اس سبھا کے اصول بت پرستی سے انحراف اور محبت و ہمدردی باہمی کا اظہار ہو افسوس کہ اُس حیثیت سے جو ان اصول کا بانی ہو ابتک محروم ہیں اور اُسکی تلاش کی فکر نہیں کرتے +

مختلف ملکوں اور شہروں کی خبریں

زار روس پھیپھڑے کے سخت مرض میں مُبتلا ہیں برلن سے ڈاکٹر علاج کے لئے بُلائے گئے ہیں +

بقول اخبار عام سلطان روم عبدالمجید کے دماغ میں آثار خلل ہیں +

ٹیمیس مظہر ہو کہ رُوس کی تجویز طہران میں کا سپینگ بنک کھولنے کی منسوخ ہوگئی +

مہاراجہ دلیپ سنگھ کی صحت جادۂ اعتدال سے گری ہوئی بیان کی گئی ہو +

پارلیمنٹ فرانس میں ایک حجام صاحب بھی ممبر انتخاب کئے گئے ہیں +

ملک برہما کے فتح کرنے پر گورنمنٹ ہند کا ۳۳ کروڑ روپیہ خرچ ہوا +

برازیل میں تبدیل حکومت پر خفیف فساد ہوا۔ آٹھ آدمی قتل ہوئے +

لنڈن کا اخبار گریفک یکم جنوری سے روزانہ نکلا کریگا +

اسپین پادشاہ کے تازہ حالات سے واضح ہوا ہو کہ اُسکی صحت اب اچھی ہو +

افریقہ کی آبادی ۲۰۰،۰۰۰،۰۰۰ +

مقام گھٹو کے یہودی ایک نفیس ہیکل تعمیر کرنیوالے ہیں۔ انگلستان کے دو دولتمند یہودیوں نے اُنھیں ہمت دلائی گئی

کلکتہ میں ایک یورپین کو بجُرم جعلسازی ۱۸ مہینے کی سزائے قید ملی +

سردار داد محمد خان گورنر جلال آباد اور اُسکا بیٹا ایک ہی روز یعنی ۹ ماہ حال کو عارضہ بخار سے راہی ملک بقا ہوئے

لکھنؤ کے طلباء نے راجہ شیو پرشاد کی تشہیر دہی لینے سے انکار کیا +

ظاہر ہوا ہو کہ گورنمنٹ کا منشا انکم ٹکس کو ہمیشہ قایم رکھنے کا ہو +

پونا میں ڈیڑھ لاکھ کی سرمایہ سے ایک ہائی سکول بنانیکی تجویز ہو +

بریلی کا مدرسہ علم الٰہی ترقی پر ہو۔ اسمیں باون ۵۲ طلبا تعلیم پاتے ہیں +

اودیپور میواڑ میں ابتک کوئی گرجا نہ تھا لیکن اب وہاں ایک گرجا تیار ہو رہا ہو یقین ہو کہ جلد تیار ہو جائیگا یہہ سب کچھہ ڈاکٹر جیمس شپرڈ صاحب کی کوششوں کا نتیجہ ہو +

یہہ تجویز منظور ہوگئی ہو کہ بیکانیر جودھپور ریلوے بہاولپور کیطرف بڑھائی جاوے +

کرنیل ہیور صاحب نے جو حال میں پولیٹکل ایجنٹ الور تھے دو ماہ کی رخصت لی ہو +

بنگا ضلع ہوشیارپور میں ایک باغبان کے ہاں ایک عجیب الخلقت لڑکی پیدا ہوئی ہو۔ آنکھیں بالکل نہیں ہیں تاحال زندہ ہو +

احمد آباد میں جانوروں کے معالجہ کے لئے ایک شفاخانہ کھولا گیا ہو +

شہنشاہ چین عازم سیر امریکہ ہیں +

مقبوضات افریکہ کی بابت انگلستان و پرتگال میں مخالفت چلی +

پرتگالی فوج نے انگریزی کانسل کو دھوکھا دیکر حملہ کیا اور ۱۰۰-آدمی مار ڈالے +

بمبئی میں ایک کمیٹی اس غرض سے قائم ہوئی ہو کہ عورتوں کو نوکری دینے کیواسطے تجویز اور انتظام کرے +

پرنس البرٹ وکٹر ۴-فروری ۱۸۹۰ء کو رونق بخش پٹیالہ ہونگے اُنکی مہمانداری کی بڑی دھوم دھام ہو رہی ہو +

لاہور میں ۸۰۰ لڑکیاں زنانہ مشن سکول میں تعلیم پاتی ہیں۔ اگر یہہ سب ہندوؤں کی ہیں تو اُنکو معلوم کرنا چاہئے کہ اب ہمارا دھرم رفو چکر ہوا +

حبر جدید روزگار لکھتا ہو کہ مسلمانوں کے لئے انگریزوں

سے لڑنا یا جہاد کرنا یا حکومت میں رخنہ پیدا کرنا شرعاً ممنوع اور حرام ہی +

پنجاب میں سکھ کالج قایم کرنیکی کوشش روبہ ترقی ہی +

روسی فوجیں ہرات سے ۲۰ میل قریب آپہنچی ہیں اور اور رعایا اور افغانی عورتوں کو تنگ کرتی ہیں +

شاہ ایران نے اپنے استقبال و قیام لنڈن کا شکریہ سرکاری طور پر ادا کیا +

مسٹر گلیڈسٹون نے لنڈن کے ایک سپیچ میں بیان کیا کہ کریٹ و ارمینا کو حکومت روم سے آزاد کرایا جاوے +

انبالہ کے گرجا سے ۲ ہزار ۴ سو ۴۲ روپیہ کی چوری کا صرف ۱۵۰ روپیہ کا مال برآمد ہوا ہی +

برہما کی ریلوں پر ۳ سال تک ہر سال ۵۰ لاکھ روپیہ صرف ہوگا +

لکھنؤ کے کوکب ہند کے ایڈیٹر نے بوجہ زیادتی کام کے استعفا دیدیا اب پادری ہاسکنس صاحب ایڈیٹری کا کام کرینگے +

مسٹر براوننگ مشہور شاعر کا انتقال ہوگیا +

جاپانی سفارت کی ممبران ہندوستان کی کاشت کا انتظام معلوم کرنیکے لئے کلکتہ میں پہنچ گئے ہیں +

میرٹھہ کے مسٹر کوپر دو سر کے لئے کلورل کا ڈوز زیادہ مقدار سے پینے کے باعث مرگئے +

حضور قیصر ہند نے مسٹر اسٹنسلی کو بذریعہ تار مبارکباد زنجبار کو بھیجی +

گوجرانوالہ کے ۳ طالب العلم بجرم لکھنے تحفہ مہا منڈل بحکم لفٹننٹ گورنر پنجاب ٹریننگ کالج سے خارج کئے گئے +

ہندو سبھا لاہور نے ایک سنسکرت کتب خانہ کھولا دو ہزار کتابیں داخل ہوئی ہیں +

برہما کی آمدنی سال حال میں قریب ایک کروڑ ہوگی +

تار کی خبریں

لنڈن ۱۶ - دسمبر ایک سٹیمر کا کپتان جو راوڈی جینیرو سے ۲۲ نومبر کو روانہ ہوا تھا - بیان کرتا ہو کہ آٹھہ بحری افسر جو شہنشاہ کے ساتھہ وفاداری اور خیرخواہی رکھتے تھے پوشیدہ طور پر قتل کئے گئے ہیں - افواہ ہو کہ اور بہت سے لوگوں کو بھی یہہ سزا دیگئی ہی +

لنڈن ۱۶ - دسمبر راوڈی جنیرو سے خبر آئی ہی کہ سلطنت جمہوری کے حکم سے ایک سو پچاس ملاحان برازیل کو معزول شہنشاہ کو خوش کرنیکے لئے گولی سے مارا گیا ہی +

ہز ایکسیلنسی گورنر جنوری کو جدید سکریٹریٹ مکانات میں دربار لیوی منعقد فرمائینگے +

لنڈن ۱۷ - دسمبر اس سال برٹن کلان کی پیداوار گیہوں کا تخمینہ ۲۲۰٬۷۰٬۰۰۰ بشل کیا گیا ہی +

بمبئی ۱۸ - دسمبر بمبئی گزٹ کا نامہ نگار لنڈن سے لکھتا ہی کہ جدید گورنر بمبئی ۸ و ۱۴ - اپریل کے مابین یہاں پہنچینگے - مگر لیڈی ہیرس ماہ اپریل میں بحیرہ قلزم کی دھوپ سے بچنے کے لئے اپنے خاوند سے پہلے روانہ ہونگی اور غالباً ۲۴ مارچ کو یہاں پہنچ جائینگی +

لارڈ ہیرس راستہ میں پیرم اور زیلا سے ہوتے ہوئے آئینگے +

مسٹر ایچ بے قایم مقام پرائیوٹ سکرٹری گورنر بمبئی اسی عہدہ پر لارڈ ہیرس کے ماتحت کام کرینگے - اور کپتان فورس اور آنریبل سنٹ سیجر ایچ جروس متعلقہ لنگر رایل انجل لیڈی ہیرس صاحبہ کے بھائی حضور ممدوح ایڈیکانگ ہونگے ملٹری سکرٹری کی نسبت ابھی کچھ فیصلہ نہیں ہوا +

لنڈن ۱۸ - دسمبر معزول بیگم برازیل کے زیوات گم ہونیکی خبر غلط ہی +

زنجبار ۱۶ دسمبر کہتے ہیں کہ بشیری کو جرمنی والوں نے برٹش فوج کے حوالہ کردیا تھا اور اُسکا کورٹ مارشل ہوکر پھانسی دیا گیا ہی +

میرٹھہ ۱۷ دسمبر کرنل نیول چمبرلین نے ریاست کشمیر کا جنگی مشیر ہونا منظور کیا ہی - آپ مہاراجہ صاحب کی سرحدی فوج کی تربیت کا بھی ملاحظہ کرینگے +

زنجبار ۱۷ - دسمبر جو ڈاکٹر امین پاشا کے معالج ہیں اُنکی رائے میں اب امین پاشا کو کسیطرح کا خطرہ نہیں رہا +

برلن ۱۷ - دسمبر شہنشاہ ولیم نے امین پاشا کو کرڈر آفدی ائرن کرون کا خطاب مرحمت فرمایا ہی +

بریلی ۱۷ - دسمبر اس شیشن کا ایک سربرآوردہ پلیڈر وزیر حیدر قتل کے جرم میں ماخوذ ہوا ہی - اُسکی نسبت یہہ الزام قائم ہوا ہی کہ اُسنے تنازعہ کے باعث ایک دیہاتی کو قتل کرانیکی کوشش کی مگر دوسری طرف سے جرم سے بالکل انکار ہی اور ملزم کا یہہ بیان ہی کہ میرا ایک دوسرے پلیڈر مشیرالدین کے ساتھہ مدت سے عناد ہی اُسنے یہہ موقع پاکر جبکہ قتل میرے مکان کے پاس وقوعیں آئی ہی گواہوں اور پولیس کو رشوت دیکر میرے خلاف کردیا ہی +

اس مقدمہ سے شہر میں نہائت ہی شور و غل ہو رہا ہی - چنانچہ کل عدالت کے کمرے تماشائیوں سے پُر تھے - مقدمہ ابھی زیر تحقیقات ہی +

بنارس ۱۸ دسمبر ۱۲ ماہ حال کو مہاراجہ صاحب بنارس کی مسند نشینی کے وقت مہاراجہ دمراؤں سوا اپنے سکرٹری کے موجود ہونگے +

بمبئی ۱۸ - دسمبر ایسوسی ایشن تجارت روئی کے سالانہ جلسہ میں چیرمین نے حساب کو منظور کرنے کیوقت بیان کیا کہ آمدنی خرچ سے بہت زیادہ ہی - بچت کا روپیہ بنک میں جمع ہی اور مالی حالت بہت عمدہ ہی - پیداوار روئی ہر طرح مطمئن تھی +

واشنگٹن ۱۸ دسمبر پریزیڈنٹ ہیریسن نے برٹش

عہد نامہ مشعر حوالگی مجرمان کا مسودہ سینٹ کو بھیجا ہے اسمیں خیانت اور دیگر ایسے جرائم درج ہیں جنکے واسطے حوالگی مجرمان کا دعویٰ ہو سکتا ہے ✦

لنڈن ۱۸۔ دسمبر فارسی منسٹر مقیم لنڈن وزیر معاملات خارجیہ کے ساتھ مخالفت ہونے کی وجہ سے واپس بُلایا گیا ہے ✦

کلکتہ ۱۹۔ دسمبر حضور وایسرائے کی آئندہ کونسل کے اجلاس میں آنریبل مسٹر جیس ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۷ء متعلق چھپائی کتب وغیرہ کی ترمیم پیش کرینگے ✦

سرکاری خبریں

موصول بمطبع

جی۔ آیل سمتھ صاحب بہادر قائم مقام ڈپٹی کمشنر ملتان سے ضلع انبالہ کو تبدیل ہوئے۔ جہاں اُنہوں نے اسے مرید تھہ صاحب بہادر کو سبکدوش کرکے ۱۰۔ دسمبر کو اپنے کام کا اہتمام لیا۔ اور مرید تھہ صاحب بہادر بجائے۔ اسے ولیم صاحب بہادر کے جو تبدیل ہو گئے ہیں بطور قایم مقام ڈسٹرکٹ جج کے کام کرتے ہیں ✦

خان بہادر محمد حیات خان صاحب سی۔ ایس۔ آئی ڈسٹرکٹ جج اپنی رخصت سے واپس آکر گورداسپور میں تعینات کئے گئے جہاں وہ ۹ ماہ حال کو اپنے کام پر حاضر ہوئے۔ اور رائے بہادر گوپال داس صاحب اکسٹرا جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر ۹ ماہ حال کو پنشن یاب ہوئے ✦

خان بہادر عابد حسین صاحب قائم مقام اکسٹرا اسسٹنٹ ۱۰۔ دسمبر سنہ ۱۸۸۹ء سے بمقام جالندھر خاص کام پر متعین ہے ✦

اے۔ ڈی۔ بیک لیگن صاحب بہادر اسسٹنٹ کمشنر بندوبست امرتسر میں متعین کئے گئے۔ جہاں انہوں نے ۱۱۔ دسمبر سنہ ۱۸۸۹ء کو اپنا کام سنبھالا ✦

لودیانہ

بورڈنگ ہوس گورنمنٹ ہائی سکول لودیانہ

چونکہ بورڈر جنہیں پہلے صرف ۱۱ بجے رات تک لمپ ملا کرتے تھے اور وے تمام رات بھر لینا چاہتے تھے اس لئے اُنہوں نے متفق ہو کر اپنی دلی مراد حاصل کی۔ اور چوکیدار بورڈنگ ہوس جسکو بچت نہ ہونیکی وجہ سے برخاست کیا گیا تھا حالانکہ ہیڈ ماسٹر صاحب کا کوئی حکم نامہ اس کے برخاست کرنیکے لئے جاری نہیں ہوا تھا۔ اور اسی لئے بورڈروں نے انسپکٹر صاحب بہادر حلقہ جالندھر کی خدمت میں ایک عرضی بھی دی جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ چوکیدار مذکور کی جگہہ اور آدمی رکھا گیا۔ ۱۴۔ دسمبر سنہ ۱۸۸۹ء کی شب کو بورڈنگ ہوس میں سے ایک لوٹا چوری گیا۔ چور برتن لیکر بھاگا ہی تھا کہ فوراً کہار بورڈنگ ہوس نے اسکا تعاقب کیا۔ مجرم برتن چھوڑ کر بھاگ نکلا۔ کہار نے اسے پکڑ لیا تھا مگر چونکہ اتفاق سے اسکے گلے کی ڈوری اس کے ہاتھ میں آئی اور وہ ٹوٹ گئی۔ اسلئے چور رفوچکر ہوا اور کہار اسکے پیچھے اسکے گھر تک گیا۔ تو اُسنے کہار مذکور کے دو تین گھونسے لگائے وہ بیچارہ بورڈروں اور سپرنٹنڈنٹ کے پاس آیا۔ بورڈر اور سپرنٹنڈنٹ مع ایک پولیسمین کے مجرم کے مکان پر گئے۔ لیکن انکے جانیکے پہلے ہی برتن مسروقہ کو کسی اور جگہہ رکھ دیا۔ لہذا سب ناکام واپس آئے قبل ازیں کئی برتن بورڈنگ ہوس سے چوری ہو چکے ہیں مگر کسی نے توجہ نہیں کی۔ پولیس کی توجہ اس طرف ہونی چاہئے ✦

راقم
محمد یعقوب علی متعلم میونسپل بورڈ ہائی سکول
لودیانہ

سردی عالم شباب پر ہے جسکے باعث نیمونیا کھانسی زکام درد سینہ وغیرہ انواع امراض میں لوگ مبتلا ہیں بارش کے ابتک کچھہ آثار نظر نہیں آتے۔ عیسائی بستی میں ایک اور مسیحی بھائی صوبا سنگھ کشتی گسٹ بعارضہ نیمونیا پانچ چار روز مبتلا رہکر ۱۸۔ ماہ حال کو راہی ملک بقا ہوئے ✦

ہم بڑے افسوس سے لکھتے ہیں محمد طرہ باز خان کوتوال شہر جو ایک لایق اور ملنسار آدمی تھے بعارضہ ذُبیل تاریخ مذکور الصدر کو انتقال کر گئے ✦

گذارش

سنہ ۱۸۸۹ء کا یہہ اخیر پرچہ ہے۔ ہم اپنے معزز ناظرین کو ہر صورت سے اس اخبار کے وسیلہ فائدہ پہنچانے میں کوشاں رہے اور آئندہ کو بھی اس امر پر زیادہ توجہ کرینگے۔ نامہ نگاران اور خریداران نور افشاں سے ہماری یہی گذارش ہے کہ وے اپنی تحریریں اور عمدہ مضامین اور زر قیمت بروقت بھیجنے میں قاصر نہ رہیں۔ یہہ اخبار خداوند مسیح کی پہچان اس ملک ہندوستان میں پھیلانے کے لئے ہے سب مسیحیوں پر اسکی مدد کرنا لازم ہے ✦

جنتری سنہ ۱۸۹۰ء

ناظرین نور افشاں کو حسب دستور مفت نذر ہے۔ اگر کوئی صاحب خریدنا چاہیں تو ۳ پائی قیمت ہے۔ معہ محصول ۹ پائی شایقین نقد قیمت بھیجکر طلب فرماویں ✦

ایڈیٹر

سوال

توحید کے ماننے والوں کی نجات ہو گی یا نہیں؟ برتقدیر اول تثلیث ماننے کی ضرورت نہیں اگر نہیں تو انبیائے سابقین مسیح اور اُنکی نجات کا کیا حال ہوگا ✦

راقم ایک مستفسر۔